اکائی:3 قافیہ

اکائی کے اجزا

3.1 مقصد

3.2 تمہید

3.3 قافیے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

3.4 روی

3.5 حرکات کے اعتبار سے قافیے کی قسمیں

3.6 حروف کے اعتبار سے قافیے کی قسمیں

3.7 قافیے کے عیوب

3.8 حروف قافیہ

3.9 حرکات قافیہ

3.10 نمونے کے امتحانی سوالات

3.11 فرہنگ

3.12 مطالعے کے لیے معاون کتابیں

3.1 مقصد

☆ اس اکائی میں مطالعے کے بعد طلبہ:

☆ قافیے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف سے واقف ہو سکیں گے۔

☆ علم عروض میں قافیے کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔

☆ قافیے کی قسموں سے واقف ہو سکیں گے۔

☆ قافیے کے عیوب سے آگاہ ہوں گے۔

☆ روی اور قافیے کا فرق جان سکیں گے۔

3.2 تمہید

شعر کی سب سے مختصر تعریف یہ ہے کہ وہ موزوں اور مقفی کلام ہے۔ موزوں کا مطلب یہ ہے کہ وہ شعری بحور میں سے کسی بحر کے وزن پر ہو اور مقفی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں قافیہ بھی پایا جاتا ہو۔ ابن رشیق نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب العمدۃ میں لکھا ہے:

''نیت کے بعد شعر چار چیزوں کا مرکب ہوتا ہے، لفظ، وزن، معنی اور قافیہ''

موزوں اور مقفی کلام اگر شاعری کی غرض سے نہ کہا گیا ہو تو وہ شاعری نہیں ہے۔ اس اکائی میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ قافیہ کیا ہے؟ شاعری میں اس کی کیا اہمیت ہے اور اس کی کتنی صورتیں ہیں۔ شاعر کہتا ہے:

ساکذب من قد کان یزعم اننی

اذا قلت قولا لا اجید القوافیا

3.3 قافیے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لفظ **القافية قفا يقفو** سے بنا ہے جس کے معنی پیچھے آنے یا پیروی کرنے کے ہیں۔ لغت میں قافیہ گردن کے پچھلے حصے کو بھی کہتے ہیں۔ اس کو قافیہ اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ شاعر اس کی اتباع کرتا ہے اور اس کے اشعار اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

علم عروض کی اصطلاح میں قافیہ وہ علم ہے جس کے ذریعے اشعار کی آخری حالت کو جانا جاتا ہے، جیسے حرکت اور سکون، لزوم اور جواز، فصیح اور قبیح وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ شعر کے آخر میں آنے والے چند حروف کو بھی قافیہ کہتے ہیں۔

اخفش کی رائے میں قافیۃ ہر شعر کے آخری لفظ کو کہتے ہیں۔ خلیل بن احمد فراہیدی کی رائے میں قافیہ شعر کے آخر میں دو ساکن حرفوں اور ان کے درمیان ایک اس سے زائد متحرک حرف سے مل کر بنتا ہے۔

چناں چہ خلیل کی رائے کے مطابق اس شعر میں:

نعیب الزمان والعیب فینا

وما للزمان عیب سوانا

'وانا' قافیہ ہے وانا=0/0/

لہذا یہ معلوم ہوا کہ خلیل کے مطابق قافیہ کلمات کی محدود تعداد کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

ا۔ قافیہ کسی لفظ کا کچھ حصہ ہوسکتا ہے۔ جیسے کعب بن زہیر کا شعر:

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول

متیم اثرها لم یفد مکبول

اس شعر میں قافیہ (بولو=o/o/) ہے، جو مکبول کا جزء ہے۔

۲۔ قافیہ مکمل لفظ بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے متنبّی کا یہ شعر:

واذا اتتک مذمتی من ناقص

فھی الشھادۃ لی بأنی کامل

اس شعر میں قافیہ (کاملو=o//o/) ہے جو مکمل لفظ ہے۔

۳۔ قافیہ مکمل لفظ اور اس کے ساتھ دوسرے لفظ کا کچھ حصہ بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے متنبّی کا یہ شعر:

ان کان سرکم ما قال حاسدنا

فما لجرح اذا ارضاکم الم

اس شعر میں قافیہ (موألمو=o///o/) ہے جو ایک لفظ اور دوسرے لفظ کا کچھ حصہ ہے۔

۴۔ قافیہ دو لفظوں سے مل کر بھی بن سکتا ہے۔ جیسے ابن الوردی کا یہ شعر:

لاتقل اصلی وفصلی ابدا

انما اصل الفتی ماقد حصل

اس شعر میں قافیہ (قد حصل=o//o/) ہے۔ جو دو لفظوں پر مشتمل ہے۔

۵۔ قافیہ دو لفظوں اور تیسرے کلمے کا کچھ جزء بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے

لما رأو ان یومھم اشب

شدوا حیازیھم علی المہ

اس شعر میں قافیہ (لاألمہ=o///o/) ہے، جو 'لا ال م' ہ کا مجموعہ ہے۔

۶۔ قافیہ تین لفظوں پر مشتمل بھی ہوسکتا ہے۔جیسے ابوالعتاھیہ کا شعر۔

حلم الفتی مما یزینہ

وتمام حلیة فضلہ ادبہ

اس شعر میں قافیہ(ھی ادبہ =0/0///o) ہے جو تین کلمات سے مل کر بنا ہے۔(ضمیر)ادب اور(ضمیر)۔

ابن منظور نے لسان العرب میں لکھا ہے:

"والقافیة من الشعر الذی یقفو البیت ، وسمیت قافیة لأ نھا تقفو البیت"

قافیہ شعر کے پیچھے آنے والا شعر ہوتا ہے،اس کے پیچھے آنے کی وجہ سے ہی اس کو قافیہ کہا جاتا ہے۔

قطرب کا کہنا ہے کہ:

"القافیة الحرف الذی تبنی القصیدة علیه وھو المسمی رویا"

قافیہ وہ لفظ ہے جس پر قصیدے کی بنیاد پڑتی ہے۔اس کو'روی' بھی کہا جاتا ہے۔

ابن کیسان کہتے ہیں:

"القافیة کل شئی لزمت اعادته فی آخر البیت وقد لاذ ھذا بقول الخلیل لو لا خلل فیه"

قافیہ ہر وہ شئے جو شعر کے آخر میں بار بار آئے،اس سلسلے میں خلیل کی بات اہم ہے کہ اس میں خلل واقع نا ہو۔

ابن جنی کہتے ہیں:

"والذی یثبت عندی صحته من ھذہ الأقوال ھو قول الخلیل"

ان تمام اقوال میں سب سے معتبر میرے نزدیک خلیل کا قول ہے۔

قافیے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر بعض شعرا نے پورے قصیدے کے لیے"القافیة" کا لفظ استعمال کیا۔

مثلاً: حسان بن ثابت کا یہ شعر:

فنحکم بالقوافی من ھجانا

ونضرب حین تختلط الدماء

مذکور بالا شعر کے سلسلے میں اخفش کا ماننا ہے کہ اس شعر میں القوافی سے مراد قصائد ہیں۔ وہ یہاں اس کے لغوی معنی ''گردن کا پچھلا حصہ'' مراد نہیں مانتے۔ ابن جنی کا بھی یہی ماننا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

" لا یمتنع عندی ان یقال فی ھذا: انه اراد القصائد"

مجھے یہ ماننے میں کوئی تامل نہیں کہ اس شعر میں قوافی سے مراد قصائد ہیں۔

جیسے حضرت خنسا کا شعر:

وقافیة مثل حد السنا

ن تبقی ویھلک من قالھا

وہ بھی اس شعر میں ''قافیے'' سے قصیدہ یا شعر ہی مراد لیتی ہیں۔

مذکور بالا گفتگو سے یہ ہم نے یہ سمجھا کہ قافیہ شعر کے لیے کتنا ضروری ہے۔ بحر کے اشعار میں حرفوں کے سکون اور حرکت کی مطابقت سے نغمگی پیدا ہوتی ہے۔ قافیہ چوں کہ شعر کے آخری اجزا سے متعلق ہے اس لیے آواز آخر میں خوش آئندہ ہو جاتی ہے اور شعر میں جان ڈال دیتی ہے۔ اگر شعر میں قافیہ نہ ہو تو اس کا حسن ادھورا رہتا ہے۔

3.4 روی

حرف روی قافیے کے آخری حرف کو کہتے ہیں۔ اس حرف کی تکرار ہوتی ہے۔ کوئی قافیہ حرف روی سے خالی نہیں ہوتا۔ یہی اصلی حرف قافیہ ہے اور اسی پر قافیے کا دارومدار ہوتا ہے۔ بعض حضرات ''حرف روی'' کو ہی قافیہ سمجھتے ہیں۔ لیکن دراصل قافیہ اور روی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ مثلاً ''ھم'' ختم ہونے والے قصیدے کو قصیدۂ میمیہ 'نون' پر ختم ہونے والے قصیدے کو ''قصیدۂ نونیہ'' تبھی کہا جاتا ہے جب حرف روی یعنی قافیے کا آخری حرف میم یا نون ہو۔

روی کی وجہ تسمیہ کے بارے میں درج ذیل اقوال ملتے ہیں۔

۱۔ یہ رؤیۃ (بمعنی نظریہ اور فکر) سے ماخوذ ہے۔روی سے فعیل کے وزن پر روی بن گیا۔

۲۔ الرواء سے ماخوذ ہے جس کے معنی رسی کے ہیں۔رسی چوں کہ اشیاء کو ایک دوسرے سے جوڑنے کے کام آتی ہے اس لیے روی کو روی اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اشعار کو باہم مربوط کرتی ہے۔

۳۔ رواء کے معنی منظر کے بھی ہوتے ہیں، یہ چوں کہ شعر کے حسن میں اضافہ کرتی ہے اس لیے اس کو 'روی' کہا جاتا ہے۔

''**منہاج البلغاء**''میں حازم القرطاجی کا قول نقل ہے:

''**ان القوافی فیها من التزام شئی أؤ اشیاء وتلک الأشیاء حروف وحرکات وسکون**''

قوافی میں ایک شئے یا اشیا کا التزام ضروری ہے، وہ اشیا حروف، حرکات اور سکنات ہوتی ہیں''

3.5 حرکات کے اعتبار سے قافیے کی قسمیں:

حرکات کے اعتبار سے قافیے کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ متکاوس

۲۔ متراکب

۳۔ متدارک

۴۔ متواتر

۵۔ مترادف

۱۔ متکاوس۔وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن حروف کے درمیان چار حرکات ہوں۔جیسے

تولت به الی الحضیض قدمه

۱ ۲ ۳ ۴

یْ ضِ قَ دَ مُ ہْ

۲۔ متراکب۔وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن کے حروف کے درمیان تین حرکات ہوں۔جیسے

سل فی الظلام أخاک البدر عن سهری

نْ سَ ھَ رِ یْ

۳۔ متدارک۔وہ قافیہ ہے جس کے ساکن حروف کے درمیان دو حرکتیں ہوں

یا له ذرعا منیعا لو جمد

وْ جَ مَ دْ

۴۔ متواتر۔وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن حروف کے درمیان ایک حرکت ہو۔جیسے

سمعت باذنی رنة السهم فی قلبی

لْ بِ یْ

۵۔ مترادف۔وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکن جمع ہوں، جیسے:

البخل خیر من سوال البخیل

یْ لْ

3.6 حروف کے اعتبار سے قافیے کی قسمیں

حروف کے اعتبار سے قافیے کی دو قسمیں ہیں

۱۔ قافیہ مطلقہ

۲۔ قافیہ مقیدہ

قافیہ مطلقہ کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مطلقہ مجردہ موصولہ باللین ۔

حـمـدت الهـی بعد عروة اذ نجا

خراش و بعض الشر أهون من بعض

۲۔ مطلقہ مجردہ موصولہ بالھاء

الا فتــی لاقــی الـعـلا بهـمــه

لیـــس ابــوه بـــابــن عــم امــه

۳۔ مطلقہ مردفہ موصلہ باللین

الا قـــالـــت بثیـنة اذ رأتــنــی

وقــد لا تـقـدم الـحـسـنـاء ذامـا

۴۔ مطلقہ مردوفہ موصولہ بالھاء

عـفـت الـدیـار مـحـلهـا فمقامها

بـمـنـی تـابد غولهـا فـرجـا مهـا

۵۔ مطلقہ مؤسسہ موصولہ باللین

کلینی لهم یا امیمة ناصب

ولیل اقاسیه بطئی الکواکب

۶۔ مطلقہ مؤسسہ موصولہ بالھاء

فی لیلة لا نری بها احدا

یحلی علینا الا کو اکبها

قافیہ مقیدہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مقیدہ مجردہ

اتهجر غانیة ام تلم

ام الحبل واه بها منجذم

۲۔ مقیدہ مردوفہ

لا یغرن امرء عیشه

کل عیش صائر للزوال

۳۔ مقیدہ مؤسسہ

وغررتنی وزعمت ان

نر لابن فی الصیف تامر

3.7 قافیے کے عیوب:

عیوبِ قافیہ سات ہیں:

۱۔ ایطاء

۲۔ تضمین

۳۔ اقواء

۴۔ اصراف

۵۔ الفاء

۶۔ اجازہ

۷۔ سناد

۱۔ ایطاء۔کلمۂ روی کو (بغیر سات اشعار کا فصل کیے لفظ و معنی دوبارہ لانا)

مثال: نابغہ

وواضع البیت فی خرساء مظلمة

تقید العیر لا یسری بها الساری

لا یخفض الرزعن ارض الم بها

ولا یضل علی مصباحه الساری

۲۔ تضمین: بیت کے قافیہ کو مابعد پر معلق کرنا۔ مثال بہ نابغہ

رھم وردِ الجفار علی تمیم

رھم اصحاب یون عکاظ انی

شھدت لھم مراطن صادقات

شھدن لھم بحسن الظن منی

۳۔ اقواء: مجری کا مختلف ہونا کسرہ وضمہ میں۔ مثال: حضرت حسان

لا باس بالقوم من طول ومن قصر

جسم البغال واحلام العصافیر

کانھم قصب جوف اسافلہ

مثقب نفخت فیہ الاعاصیر

۴۔ اصراف: مجری کا مختلف ہونا فتحہ وغیرہ فتحہ میں۔ مثال

اریتک ان منعت کلام یحی

اتمنعی علی یحی البکاء

ففی طرفی علی یحی سھاد

وفی قلبی علی یحی البکاء

۵۔ اکفاء: روی کا مختلف ہونا قریب المخارج حروف میں۔ مثال:

الا ھل تری ان لم تکن ام مالک

بملک یدی ان الکفاء قلیل

رأی من خلیلہ جفاء و غلظۃ

اذاقام یبتاع القلوص ذمیم

۶۔ اجازہ: روی کا مختلف ہونا قریب المخارج حروف میں۔ مثال:

الا هل ترى ان لم تكن ام مالك

بـمـلـك يـدى ان الـكـفـاء قليل

رأى مـن خـلـيـلـيــه جفـاء وغلظة

اذا قـــام يبتــا ع الـقـلـوص ذمـيـم

۷۔ سناد: ان حروف وحرکات میں اختلاف ہونا جن کی رعایت قبل روی کی جاتی ہے۔ سناد کی پانچ قسمیں ہیں سناد الردف، سناد التاسیس، سناد الاشباع، سناد الحذو، سناد التوجیہ۔

ا۔ سناد الردف:

ایک بیت میں ردف ہونا دوسری میں نہ ہونا۔ مثال: حضرت حسان

اذا كـنــت فــى حـاجة مـرسـلا

فــارسـل حـكـيـمـا ولا تـوصــه

ان نــــاب امــر عـــليـک الـتـوى

نشــــاور لبيبـــا ولا تـعـصـــه

۲۔ سناد التاسیس:

ایک بیت میں تاسیس ہونا دوسری میں نہ ہونا۔ مثال: عجاج

يــا دارمية اسـلــمــى ثـم اسلمى

فـخـنــدف هـامة هـذا الـعـالـم

۳۔ سنادالاشباع:

اشباع (حرکت دخیل) کا مختلف ہونا۔مثال: نابغہ

وهم طردو منها بليا فاصبحت

بلى بواد من تهامة غائر

وهم منعوها من قضاعة كلها

ومن مضر الحمواء عند التغاور

۴۔ سنادالحذو:

حذو (ماقبل حرف کی حرکت) کا مختلف ہونا۔مثال

لقد الحج الخباء على جوار

كان عيونهن عيون عين

كأني بين خافيتي عقاب

يريد حمامة فى يوم غين

۵۔ سنادالتوجیہ:

روی مقید (ساکن) کے ماقبل کی حرکت کا مختلف ہونا۔مثال: روبہ

وقاتم الاعماق خاوى المخترق

الف شئى ليس بالراعى الحمق

شذابة عنا شذى الربع السحق

تنبیہ: ان عیوب میں سے ایطاء، تضمین اور سناد مولدین کے نزدیک جائز ہے باقی نہیں اوران سب سے بڑا عیب اجازہ ہے پھرا کفا پھر اصراف پھر اقواء۔

3.8 حروف قافیہ:

حروف قافیہ چھ ہیں:

۱۔ روی

۲۔ وصل

۳۔ خروج

۴۔ تاسیس

۵۔ دخیل

۱۔ روی: وہ حروف ہے جس پر قصیدے کے بنیاد ہو اور اسی کی طرف قصیدے کی نسبت بھی کی جائے۔ جیسے امرؤالقیس کے لامیہ قصیدے میں "لام"

قفا نبک من ذکری حبیب ومنزل

۲۔ وصل: وہ حرکت جو حرکت روی کے بڑھانے (اشباع) سے پیدا ہوا یا وہ "ھا" جو روی کے بعد آئے۔

۱۔ **اقلی اللوم عاذل والعتابا**

'با' کی حرکت بڑھادی گئی ہے۔

۲۔ **یا من یرید حیاتہ لرجالہ**

'ھا' حرف روی لام کے بعد آیا ہے

۳۔خروج: وہ حرف لین جو ھاء وصل سے پیدا ہو۔جیسے

عفت الدیار محلها فمقامها

روی وصل خروج

۴۔ردف: وہ حروف مد ہے جو روی سے پہلے ہو۔جیسے

لا خیل عندک یهدیها و لا مال

ردیف روی

۵۔تاسیس: وہ الف ہے جو روی سے پہلے ہو اور دونوں کے بیچ ایک حرف ہو۔

۶۔دخیل: وہ حرف متحرک جو تاسیس اور روی کے درمیان فاصل ہو۔جیسے

یا نخل ذات السدر و الجداول

تاسیس دخیل روی

3.9 حرکاتِ قافیہ

حرکات قافیہ چھ ہیں:

۱۔ مجری

۲۔ نفاد

۳۔ حذو

۴۔ رس

۵۔ اشباع

۶۔ توجیہ

۱۔ **مجری**: روی مطلق (یعنی متحرک) کی حرکت جیسے عتابا میں باء کی حرکت۔

۲۔ **نفاذ**: ہائے وصل کی حرکت۔ جیسے مقامھا کے ھاء کی حرکت۔

۳۔ **حذو**: ماقبل ردف کی حرکت۔ جیسے مال کی میم کی حرکت۔

۴۔ **رس**: ماقبل تاسیس کی حرکت: جیسے جداول کے دال کی حرکت۔

۵۔ **اشباع**: دخیل کی حرکت۔ جیسے جداول کے واو کی حرکت۔

۶۔ **توجیہ**: روی مقید (ساکن) کے ماقبل کی حرکت۔ جیسے قط کا قاف ذیل کے مصرعے میں:

جاء بمذق هل رأيت الذئب قط

3.10 نمونے کے امتحانی سوالات:

۱۔ قافیے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کیجیے۔

۲۔ قافیے کی اہمیت پر نوٹ لکھیے۔

۳۔ قافیے اور روی میں کیا فرق ہے؟

۴۔ روی کے لغوی معنی تحریر کیجیے۔

۵۔ قافیے کی اقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

۶۔ حروف قافیہ کیا ہیں؟ تحریر کیجیے۔

۷۔ حرکاتِ قافیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تحریر کیجیے۔

3.11 فرہنگ:

۱۔	حلم	خواب	
۲۔	قفا یقفو	پیچھے آنا	
۳۔	تختلط	مل جانا	
۴۔	الدماء	خون	(واحد دم)
۵۔	السھم	تیر	(جمع سھام)
۶۔	الذئب	بھیڑیا	(جمع الذئاب)

۷۔	الجدوال	پانی کے چشمے/تالاب (واحد الجدول)
۸۔	غر –یغر	دھوکہ دینا
۹۔	رنة	گونج/گنگناہٹ (جمع رنات)
۱۰۔	البکاء	رونا

3.12 مطالعے کے لیے معاون کتابیں:

١ .	فی علم القافیة	د. امین علی السید
٢ .	علم العروض و القافیة	د.عبد العزیز عتیق
٣.	دراسات فی العروض و القافیة	عبدالله درویش
۴.	محیط الدائرة فی علم العروض و القافیة	فان دایک الامریکانی
۵.	العروض الواضح وعلم القافیة	د. محمد علی الھاشمی
٦.	معراج العروض	عارف حسن خاں